کتابچہ
نمبر 8

# عظمتِ سادات

# فضائل حضرت علیؓ واہلبیت

اہلسنت محدث حافظ ابو بکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ حنفی (۳۲۳تا۴۱۰ھ)

کی شہرہ آفاق تصنیف

## وَمَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ فِی عَلِیٍّ

کی تلخیص

مُرتّب : سید محمد حسن شاہ چشتی قادری
(صوبائی جنرل سیکرٹری تحریک اتحاد بین السادات پاکستان)

نظر ثانی : مفتی سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب دامت برکاتہ

پیشکش : سید الطاف حسین شاہ چشتی دوپاسی
(چیر مین تحریک اتحاد بین السادات پاکستان)

https://www.youtube.com/@Haq.Dopasi
haq.dopasi.786@gmail.com
Contact No 0301-2115588
0311-2115588

تحریکِ اتحاد بین السادات پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مقدمہ

گذشتہ کچھ عرصے سے ہم نے سادات کرام میں اپنے اجداد کی معرفت کے حوالے سے اہلبیت کے فضائل قرآن وسنت کی روشنی میں جید و مستند قدیم وجدید محدثین و علماء کے قلم سے ایک علمی سلسلہ شروع کیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ سادات کرام کو مستند اور صحیح ذرائع سے قرآن وحدیث کے ذریعہ اپنے اجداد کے حوالے سے صحیح معلومات پہنچائی جائیں اوران مستند مصادر کو ترجمہ کرکے سامنے لایا جاسکے۔ جسے طول تاریخ میں ظالم حکمرانوں نے یا مفادپرست طبقے نے اپنے مفادات کی خاطر چھپایا اور امت کے درمیان اور محافل میں بیان نہیں کرنے دیا۔اس طرح حقیقت کو امت کے سامنے نہیں آنے دیا۔

اس لٹریچر کے مطالعہ سے سادات میں علمی وفکری شعور بڑھے گا اورانہیں اپنے اجداد کی صحیح معرفت حاصل ہوگی۔

حافظ ابن مردویہ اہلسنت کے قرن اول کے بہت بڑے عظیم محدث گزرے ہیں۔ جنہوں نے سینکڑوں کتابیں تحریر کی ہیں۔ جن کے متعلق ہمارے تمام بڑے محدثین وعلمِ رجال کے ماہرین جیسے حافظ امام ذھبی،ابن جوزی،ابن تغری بردی،ابن حماد حنبلی ودیگر بہت سے علماء نے تعریف وتائید کی ہے۔

آپ محدث مفسر اور مورخ تھے۔آپ نے رجال،طب اور جغرافیہ میں بہت سی کتابیں تحریر کی ہیں۔آپ نے صحیح بخاری اور دیگر احادیث کی کتب پر استخراج کیا ہے۔آپ حدیث کے امام تھے۔آپ نے کثیر علماء سے احادیث کی سماعت کی ہے۔آپ علم رجال پر بھی گہری مہارت رکھتے تھے اس حوالے سے آپ کی تین کتابیں معروف ہیں۔

ہم نے آپ کی کتاب "ومانزل من القرآن فی علی" سے منتخب آیات کا انتخاب کیا ہے۔انشاءاللہ آگے چل کر ہم ان کی حضرت علی اور اہل بیت کی شان میں بیان کردہ احادیث کو بھی الگ کتابچہ کی صورت میں پیش کریں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ کا تعارف اور حالاتِ زندگی

## تعارف نام ونسب

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ کا اصل نام احمد بن موسیٰ بن مردویہ بن فورک بن موسیٰ بن جعفر ہے مردویہ آپ کے جد اول اور فورک آپ کے جد ثانی ہیں ابن مردویہ دو ہیں ایک صاحب کتاب ہیں جن کا پیچھے ذکر ہوا اور دوسرے ان کے پوتے تھے جن کا نام احمد بن محمد بن احمد بن موسیٰ بن مردویہ تھا پہچان کے لئے دادا کو ابن مردویہ کبیر اور پوتے کو ابن مردویہ صغیر کہا جاتا ہے مصنف علیہ الرحمہ کا تعلق مسلک اہلسنت وجماعت سے تھا۔

## سن ولادت اور وطن

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ کی ولادت ۳۲۳ھ میں ہوئی۔(۱)

## کنیت

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ کی کنیت ابو بکر ہے اس کنیت کے ساتھ دو اور محدث بھی ہیں (۱) ابو بکر محمد بن حسن بن فورک اصبھانی یہ امام حاکم سے ایک سال پہلے ۴۰۵ھ میں فوت ہوئے (۲) ابو بکر عبداللہ بن محمد بن محمد بن فورک بن عطا المتوفی ۳۷۰ھ اور اسی طرح حافظ ابن مردویہ کے پوتے کی کنیت بھی ابو بکر تھی۔

---

(۱) سیر اعلام النبلاء ج ۱۷ ص ۳۰۸، تذکرہ الحفاظ ج ۳ ص ۱۰۵۰، تاریخ التراث العربی ج ۱ ص ۴۶۲

## حافظ ابنِ مردویہ تین القابات سے مشہور ہیں

(۱)طرازالمحدثین (۲) ملک الحفاظ (۳) سندالحفاظ

امام موفق بن احمد مکی خوارزمیؒ المتوفی ۵۶۸ھ نے المناقب میں ص۶۸ پر اور علامہ عبیداللہ امرتسری نے ارجح المطالب ص۶ پر آپ کو طرازالمحدثین (محدثین سے جید وعمدہ محدث) کے لقب سے ملقب کیا۔ابن طاووس المتوفی ۶۶۴ھ نے الیقین میں اور درویش برھان نے دربحر المناقب میں ص ۹۰ پر آپ کو ملک الحفاظ (حفاظ کا تاجدار) کے لقب سے ملقب کیا، علامہ حلی المتوفی ۷۲۶ھ نے نہج الحق میں ص۵۸ ۳ پر آپ کو سندالحفاظ کے لقب سے ملقب کیا۔

## خاندان

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے علم وفضل کے حامل گھرانہ میں آنکھ کھولی آپ اپنے والد محترم عمران کے متعلق تاریخ اصفہان میں لکھتے ہیں کہ میرے والد ابراھیم بن متویہ کی مجلس میں جاتے تھے اور آپ نے اُن سے کثرت کے ساتھ حدیث سماعت کی اُن کی وفات ۳۵۶ھ میں ہوئی آپ کے بھائی کا نام ابوعبداللہ محمد بن موسیٰ ہے جن کا ذکر کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں کہ وہ درس دیتے تھے اور تیس سال تک آپ نے فتوی دیے۔انہوں نے بصرہ میں ابوحامد مروزی سے درس حاصل کیا اور ابوعبداللہ بن واسہ و محمد بن احمد بن محمود عسکری اور احمد بن صفار اور عباس بن حمدان ما فروخی وابوالحسن نبانی وابوعمر دممک وابوالسن مظالمی وابوعلی عاصم وعبداللہ بن جعفر وغیرہ سے کثرت کے ساتھ حدیث کی سماعت کی۔

## محدثین کے اقوال

امام ابوبکر الذکوانی المتوفی ۴۱۹ھ نے کہا کہ ابن مردویہ رحمہ اللہ اس بات سے بلند ہیں کہ ہم ان کی شان، فضیلت اور اُن کے علم وسیرت پر دلائل دیں وہ کثرتِ روایت اور ثقہ ہونے میں اتنے مشہور ہیں کہ کوئی ان کی بیان کردہ حدیث کی کیا تعریف کرے۔(۱)

امام شمس الدین ذھبی المتوفی ۷۴۸ھ کہتے ہیں کہ وہ حافظ مجود علامہ و محدث ہیں اور حدیث کو سمجھنے میں مہارت رکھتے تھے یقین کے اعتبار سے کمال کی مہارت رکھنے والے تھے کثرت سے حدیث بیان کرنے والے تھے جو شخص آپ کی تالیفات کو دیکھ لیتا تو اسے آپ کے حافظے کا مقام معلوم ہو جاتا۔(۲)

امام صفدی المتوفی ۷۶۴ھ نے کہا آپ حافظ، علامہ تھے آپ نے آئمہ کی احادیث کی تخریج کی اور اصفہان اور عراق کے کثیر علماء محدثین سے حدیث کی سماعت کی۔(۳)

امام ابن تغری بردی المتوفی ۸۷۴ھ نے کہا کہ وہ امام، حافظ، ثقہ تھے کثیر علماء محدثین سے سماعت کی۔(۴)

امام داؤودی المتوفی ۹۴۵ھ نے کہا کہ آپ امام، حافظ کبیر، مستند عالم تھے صحیح البخاری پر استخراج کا عمل کیا اور وہ اس شان کے لائق تھے رجال پر بصیرت رکھتے تھے طویل قوت والے اور لطیف تصنیف کے حامل تھے۔( ۵)

امام ابو نعیم اصفہانی المتوفی ۴۳۰ھ نے کہا احمد بن موسیٰ بن مردویہ حافظ تھے آپ نے آئمہ و شیوخ کی حدیث و تفسیر جمع کی آپ نے کئی کتابیں تصنیف کیں۔(۶)

امام ابن العماد الحنبلی المتوفی ۱۰۸۹ھ نے کہا آپ حدیث میں امام تھے اور اس میں اعلیٰ بصیرت رکھتے تھے۔(۷)

امام ابن الغزی المتوفی ۱۱۶۷ھ نے کہا احمد بن موسیٰ بن مردویہ حافظ ابو بکر اصفہانی چوٹی کے امام اور حجت کا سمندر تھے۔(۸)

---

(۱) سیر اعلام النبلاء ج ۱۷ ص ۳۰۹۔ (۲) سیر اعلام النبلاء ج ۱۷ ص ۳۰۸۔ (۳) الوافی بالوفیات ج ۸ ص ۱۰۸۔

(۴) النجوم الزاھرا ۃ ج ۴ ص ۲۴۵۔ (۵) طبقات المفسرین ج ۱ ص ۹۴۔ (۶) تاریخ اصفہان ج ۱ ص ۲۰۶۔

(۷) شذرات الذھب ج ۳ ص ۱۹۰۔ (۸) دیوان الاسلام ج ۴ ص ۱۷۲۔

## تاریخ وفات

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نوے سال کی عمر کے قریب تھے کہ آپ کی وفات ماہ رمضان المبارک میں ۴۱۰ھ کو ہوئی اس کا ذکر مشاہیر علماء کی ایک جماعت نے کیا جیسے ابو نعیم اصفہانی، ابن جوزیؒ، شمس الدین ذہبی، ابن تغری بردی، داؤودی اور ابن العماد حنبلی وغیرہ نے۔

## تالیفات

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ کا شمار اُن محدثین میں ہوتا ہے جنہوں نے کثیر تصانیف تصنیف فرمائیں آپ نے مختلف علوم، علم تفسیر، حدیث، رجال، طب اور جغرافیہ وغیرہ میں تصانیف تحریر فرمائیں مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ کا بہت زیادہ علمی سرمایہ ضائع ہو گیا۔ تاہم آپ کی چند تصانیف کا ذکر کیا جاتا ہے جن کا علماء اعلام نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔ جن کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) تفسیر القرآن المسند للقرآن۔ (۲) الامالی (الثلاثمئة مجلس)۔ (۳) المستخرج علی صحیح البخاری۔ (۴) کتاب الصحیح

(۵) مسند فی الحدیث۔ (۶) حدیث الطیر۔ (۷) التشہد طرقہ والفاظہ۔ (۸) جزء فیہ انتقاء من حدیث اہل النصرۃ۔

(۹) کتاب الاربعین۔ (۱۰) حدیث ردّ الشمس۔ (۱۱) کتاب المتون۔ (۱۲) کتاب السیرۃ۔ (۱۳) مسانید الشعراء

(۱۴) کتاب الدعاء۔ (۱۵) کتاب العلم۔ (۱۶) الابواب۔ (۱۷) کتاب الفرائد۔ (۱۸) کتاب الامثال۔ (۱۹) الشیوخ

(۲۰) اولاد المحدثین۔ (۲۱) المعجم۔ (۲۲) معجم البلدان۔ (۲۳) التاریخ۔ (۲۴) تاریخ اصفہان۔ (۲۵) فضائل ابی بکرؓ

(۲۶) الجامع المختصر فی الطلب۔ (۲۷) مانزل من القرآن فی علی۔ (۲۸) کتاب المناقب۔

## روایات میں آپ کے شیوخ

(۱)۔ابو اسحاق ابراھیم بن اسحاق بن ابراھیم الیمابرتیؒ

(۲)۔ابو اسحاق ابراھیم بن محمد بن ابراھیم الرقاعیؒ

(۳)۔ابو اسحاق ابراھیم بن محمد بن حمزہ بن عمارہ بن حمزہ بن سیار بن عبدالرحمن بن حفصؒ

(۴)۔ابو اسحاق ابراھیم بن محمد بن الفاخر السرنجانی المدنی الفقیہؒ

(۵)۔ابو عبداللہ احمد بن ابراھیم بن احمد الکیال المودبؒ

(۶)۔ابو جعفر احمد بن ابراھیم بن یوسف بن یزید بن بندار التمیمی الافرجی الغریرؒ

(۷)۔ابو عبداللہ احمد بن بندار بن اسحاق الاصبھانیؒ

(۸)۔ابو جعفر احمد بن جعفر بن احمد بن معبد الاصبھانیؒ

(۹)۔ابو جعفر احمد بن جعفر بن محمد المدینیؒ

(۱۰)۔ابو عمرو احمد بن الحسنؒ

(۱۱)۔ابو بکر احمد بن سلمان بن الحسن بن اسرائیل البغدادی الحنبلیؒ

(۱۲)۔ابو الحسن احمد بن عبداللہ بن احمد بن دلیل الدلیلیؒ

(۱۳)۔ابو علی احمد بن عثمان بن احمد الابھری الخضیبؒ

(۱۴)۔ابو الحسین احمد بن عثمان بن یحیٰ بن عمرو بن بیان البزار العطشیؒ

(۱۵)۔احمد بن علی بن جیش الوازمیؒ

(۱۶)۔احمد بن کامل بن خلفؒ

(۱۷)۔ابو عمرو احمد بن محمد بن ابراھیم بن حکیم المدینی الحکیمیؒ

(۱۸)۔ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد بن عقبہ بن المضرس الارجانیؒ

(۱۹)۔ابو العباس احمد بن محمد بن جعفر بن عیسیٰ الضریر الوذنکابازیؒ

(۲۰)۔ابو حامد احمد بن محمد بن الحسین کوشیذ الخرجانی المعاضریؒ

(۲۱)۔احمد بن محمد بن السری بن یحیٰ بن السری بن ابی دارم التمیمی الکوفیؒ

(۲۲)۔ابو علی احمد بن محمد بن عاصم الکرانیؒ

(۲۳)۔احمد بن محمد بن عبداللہ بن زیادؒ

(۲۴)۔ابو حامد احمد بن محمد بن علی بن رستتہ الصوفی الراستی الاصبھانیؒ

(۲۵)۔ابوالعباس احمد بن محمد بن علیؒ

(۲۶)۔ابوالفضل احمد بن محمد بن محمد بن یوسف البلخیؒ

(۲۷)۔ابو محمد جعفر بن محمد بن جعفر الاردبیلیؒ

(۲۸)۔ابو محمد جعفر بن محمد بن جعفر الرقاعیؒ

(۲۹)۔ابو محمد الحسن بن عبدالرحمان بن خلاد الفارسی الرامھرمزیؒ

(۳۰)۔ابو عبداللہ حمزہ بن الحسین المودب الاصبھانیؒ

(۳۱)۔ابو منصور خرزاد بن اشتہ بن العباس التانیؒ

(۳۲)۔دعلج بن احمدؒ

(۳۳)۔ابو محمد سعید بن محمد بن احمد بن ابراھیم العسالؒ

(۳۴)۔ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر الشامی الطبرانیؒ

(۳۵)۔ابوالحسن سھل بن احمد بن العباس الابھریؒ

(۳۶)۔ابو عبداللہ طاہر بن احمد بن حمدان الرازی اللاسکیؒ

(۳۷)۔ابوالحسن عباد بن العباس عباد الطالقانیؒ

## جن علماء نے آپ سے روایت کی

۱۔ ابوالفضل احمد بن الحسن بن محمد بن علی الجلودی المفسرؒ

۲۔ ابوالحسین احمد عبدالرحمان بن ابی بکر محمد بن ابی علی احمد الھمدانی الزکوائیؒ

۳۔ احمد بن الفضل الباطر قائیؒ

۴۔ ابوالنوارس احمد بن الفضل بن احمد بن علی بن محمد العنبری الادیبؒ

۵۔ ابوطالب احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن یوسف بن دینار القرشی الکندلائیؒ

۶۔ ابوبکر احمد بن محمد بن المظفر التمیمی الاصبھانی القصابؒ

۷۔ احمد بن محمد بن بھنورا ابوبکر البیھادیؒ

۸۔ ابوعلی الحسن بن عمر بن حس بن یونس الاصبھانیؒ

۹۔ ابومسعود سلیمان بن ابراھیم بن محمد بن سلیمان الملنجیؒ

۱۰۔ شیبان بن عبداللہ بن احمد بن محمد بن شیبان الاسدی المحتسب ابوالمعمر البرجیؒ

۱۱۔ ابوالقاسم عبدالرحمان بن الحافظ الکبیر ابی عبداللہ محمد بن اسحاق ابن محمد بن یحییٰ بن مندۃ العبدی الاصبھانیؒ

۱۲۔ ابوالفتح عبدالرزاق بن عبدالکریم بن عبدالواحد بن محمد بن عبدالرحمان بن محمد بن سلیمان الحسناباذیؒ

۱۳۔ ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن احمد الرقاعیؒ

۱۴۔ ابوعمرو عبدالوہاب بن الحافظ ابی عبداللہ محمد بن اسحاق بن الحافظ محمد بن یحییٰ بن مندۃ العبدی الاصبھانیؒ

۱۵۔ ابوالحسن علی بن محمد بن احمد بن عبدالرحمان بن محمد بن سلیمان الحسنابازیؒ

۱۶۔ ابوالقسم الفضل بن محمدؒ

۱۷۔ ابوعبداللہ القاسم بن الفضل بن احمد بن احمد بن محمود الثقفیؒ

۱۸۔ ابوعبداللہ القاسم بن الفضل بن احمد بن محمود الجوباریؒ

۱۹۔ ابوبکر محمد بن ابراھیم بن علی الاصبھانیؒ

۲۰۔ ابوالخیر محمد بن احمد بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن ھارونؒ

۲۱۔ ابو بکر محمد بن الحسن بن محمد بن احمد بن عبداللہ بن احمد بن سلیم البوانؒ

۲۲۔ ابو منصور محمد بن زکریا بن الحسن بن ذکریا بن ثابت بن عامر بن حکیمؒ

۲۳۔ ابو مطیع محمد بن عبدالواحد بن عبدالعزیز بن احمد بن زکریا الضنبیؒ

۲۴۔ ابو بکر محدم بن علی بن خولۃ الابھریؒ

۲۵۔ ابو نصر محمد بن عمر بن محمد بن عبدالرحمان الخرجانی المقریؒ

۲۶۔ ابوالفضل محمد بن الفضل الحلاوی الحافظؒ

۲۷۔ ابوالفضل محمد بن الفضل القرشؒ

۲۸۔ ابو نصر محمود بن عمر بن ابراہیم بن احمد الطھرانیؒ

۲۹۔ ابو طالب الفضل بن محمد بن طاہر الجعفریؒ

۳۰۔ ابو یعقوب یوسف بن محمد بن سعید بن موسیٰ المنادی الابھریؒ

۳۱۔ سلیمان بن ابراہیم الاصبھانیؒ

۳۲۔ ابو یعلی عبدالرزاق بن عمر بن ابراہیم الطھرانیؒ

۳۳۔ ابوالخیر محمد بن احمد بن ھارون الریوندی المعروف بابی بکر الشافعیؒ

۳۴۔ محمد بن احمد بن علی الفقیہؒ

۳۵۔ ابوالقاسم اسماعیل بن محمدؒ

۳۶۔ ابو منصور محمد بن احمد بن علی بن شکرویہ القاضی الاصبھانیؒ

۳۷۔ علی بن الحسن المطالبیؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# قرآن کی نظر میں فضائل علیؓ واہلبیتؓ

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہے کہ انہوں نے فرمایامَانَزَلَ فِی اَحَدٍ مِنْ کِتَابِ اللہِ مَانَزَلَ فِی عَلِی اللہ کی کتاب میں جتنی آیتیں حضرت علی کرم اللہ وجہ کی شان میں نازل ہوئیں اتنی کسی کی شان میں نازل نہیں ہوئیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیافرماتے ہیں نَزَلَتْ فِی عَلِیّ ثَلاثَۃَ مِئَۃَ آیۃِ کہ حضرت علیؓ کی شان میں تین سو آیتیں نازل ہوئیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کیاہے انہوں نے کہاکہ حضرت علیؓ نے فرمایاقرآن چار حصوں میں نازل ہواہے پس اسکاایک چوتھائی حصہ ہماری شان میں اور ایک ربع ہمارے دشمنوں کی مذمت میں ہے اور ایک ربع میں قصص اور امثال ہیں اور ایک ربع میں فرائض اور احکام ہیں اور ہماری شان میں قرآن مجید کی بزرگ آیتیں ہیں -

# مومنین کے قائد وامیر حضرت علی کرم اللہ وجہ ہیں

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے سات احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف تین احادیث کو نقل کررہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہے انہوں نے فرمایاقرآن میں جہاں بھی یہ آیت یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا ہے اس کے راس اور قائد حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہے کہ اُنھوں نے فرمایااللہ تعالیٰ نے قرآن میں جہاں بھی یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا کا خطاب فرمایاہے اس خطاب کے امیر اور شریف علیؑ ہیں اللہ تعالیٰ نے اصحاب محمدؐ پر بعض مقامات پر عتاب کیاہے مگر حضرت علی کرم اللہ وجہ کاذکر خیر کے ساتھ ہی کیاہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ بن یمانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہے جہاں بھی یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آیاہے اُس کالب لباب مولا علی کرم اللہ وجہ ہیں۔

## سورة الفاتحہ

**اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ** (آیت ۵)

ترجمہ: ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت فرما۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیاہے قَالَ إِنَّ الصِراطَ الْمُسْتَقِيمَ مُحَبَّتُنَا اَهْلَ الْبَيْتِ حضرت علیؑ نے فرمایابے شک ہم اہل بیت کی محبت صراط مستقیم ہے۔

## سورة البقره

**وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ** (آیت ۴۳)

ترجمہ: اور نماز قائم کرواور زکوٰۃ ادا کرواور (اللہ کے سامنے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو۔

حافظ ابن مردویہ،عن ابن عباس نزلت فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وعلی علیہ السلام خاصۃ وھما اول صلی و رکع حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہے یہ آیت خاص طور پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی اس لئے کہ ان دونوں ہستیوں نے سب سے پہلے نماز پڑھی اور رکوع کیا۔

**وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ-قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ** (آیت ۱۵۶)

ترجمہ: اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو جو مصیبت میں مبتلا ہونے کی صورت میں کہتے ہیں: ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب امیر المومنین علیؑ نے ان سے ملاقات کی تو اپنے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کا تذکرہ کیا اور فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ تو یہ آیت نازل ہوئی وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ-قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

**وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ** (آیت ۲۰۷)

ترجمہ: اور انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کی رضا جوئی میں اپنی جان بیچ ڈالتا ہے اور اللہ بندوں پر بہت مہربان ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع پر مختلف طرق سے صحابہ کرام سے دو احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف ایک حدیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے انہوں نے ابن عباس اور علی بن الحسین دونوں سے روایت کی یہ آیت شب ہجرت نازل ہوئی جس رات کو حضرت علی بن ابیطالبؑ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر لیٹے۔

**اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ** (آیت ۲۷۴)

ترجمہ: جو لوگ اپنا مال شب و روز پوشیدہ اور علانیہ طور پر خرچ کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کوئی خوف لاحق ہوگا اور نہ وہ محزون ہوں گے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع پر مختلف طرق سے صحابہ کرام سے چار احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف ایک حدیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے قَالَ نَزَلَتْ فِی عَلِیِّ ابْنِ اَبِیُطَالِبِ كَانَتْ لَهُ أَرْبَعَةُ دَرَاهِم فَانْفَقَ بِالْيْلِ دِرْهَاوَ بِالنَّهَارِ دِرْهَاوَ دِرْهَمَاسِرًاوَ دِرْهَمَاعَلَانِيَةً کہا کہ یہ آیت حضرت علی بن ابیطالبؓ کی شان میں نازل ہوئی آپ کے پاس چار درھم تھے آپ نے اللہ کی راہ میں ایک درہم رات کو اور ایک درھم دن کو اور ایک درھم چھپا کر اور ایک درھم اعلانیہ خرچ کیا۔

## سورة آلِ عمران

**فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ** (آیت ٦١)

ترجمہ: آپ کے پاس علم آجانے کے بعد بھی اگر یہ لوگ (عیسیٰ کے بارے میں) آپ سے جھگڑا کریں تو آپ کہدیں: آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ، ہم اپنی بیٹیوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنی بیٹیوں کو بلاؤ، ہم اپنے نفسوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے نفسوں کو بلاؤ، پھر دونوں فریق اللہ سے دعا کریں کہ جو جھوٹا ہو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے تین احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف ایک حدیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب حضرت محمد ﷺ نے نجران کے عیسائیوں کو یہ آیت پڑھ کر سنائی اور مباہلہ کی دعوت دی تو وہ کہنے لگے کہ ہم غور اور مشورہ کر لیں، کل آپ کو جواب دیں گے۔ جب وہ جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سب سے بڑے عالم اور صاحب رائے شخص عاقب سے کہا کہ اے عبدُالمسیح ! مباہلہ کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اس نے کہا: اے نصاریٰ کی جماعت! تم پہچان چکے ہو کہ محمد نبی مرسَل تو ضرور ہیں۔ اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو سب ہلاک ہو جاؤ گے۔ اب اگر نصرانیت پر قائم رہنا چاہتے ہو تو انہیں چھوڑ دو اور گھروں کو لوٹ چلو۔ یہ مشورہ ہونے کے بعد وہ رسولِ کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر

ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضور انور ﷺ کی گود میں تو امام حسینؓ ہیں اور دستِ مبارک میں امام حسنؓ کا ہاتھ ہے اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ حضور ﷺ کے پیچھے ہیں اور حضور پر نورؐ ان سب سے فرمارہے ہیں کہ " جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا۔ نجران کے سب سے بڑے عیسائی پادری نے جب ان حضرات کو دیکھا تو کہنے لگا: اے جماعتِ نصاریٰ! میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے پہاڑ کو ہٹادینے کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ پہاڑ کو جگہ سے ہٹادے، ان سے مباہلہ نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک روئے زمین پر کوئی عیسائی باقی نہ رہے گا۔ یہ سن کر نصاریٰ نے سرکارِ کائنات ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ "مباہلہ کی تو ہماری رائے نہیں ہے"۔ آخر کار انہوں نے جزیہ دینا منظور کیا مگر مباہلہ کے لیے تیار نہ ہوئے۔

**اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ** (آیت ۱۷۳)

**فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ-وَّ اتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ- وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ** (آیت ۱۷۴)

ترجمہ: جب کچھ لوگوں نے ان (مومنین) سے کہا: لوگ تمہارے خلاف جمع ہوئے ہیں پس ان سے ڈرو تو (یہ سن کر) ان کے ایمان میں اور اضافہ ہوا اور وہ کہنے لگے: ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔ چنانچہ وہ اللہ کی عطا کردہ نعمت اور فضل کے ساتھ پلٹ کر آئے، انہیں کسی قسم کی تکلیف بھی نہیں ہوئی اور وہ اللہ کی خوشنودی کے تابع رہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت علیؓ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عبداللہ الرافعی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد ابی رافع سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کی قیادت میں کچھ لوگوں کو ابوسفیان کی تلاش میں بھیجا تو خزاعہ کے اعرابی سے ملاقات ہوئی تو اُس نے کہا ایک قوم نے تمہارے لئے ایک لشکر جمع کر لیا ہے تو انہوں (حضرت علیؓ) نے جواب دیا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ہمیں اللہ کافی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز ہے فَنَزَلَتْ فِيهِمْ هَذِهِ الْآيَةِ پس یہ آیت حضرت علیؓ کے حق میں نازل ہوئی۔

## سورة النساء

**يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ**(آیت ۵۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور تم میں سے جو صاحبان امر ہیں ان کی اطاعت کرو۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے دو احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف ایک حدیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے اس آیت کی تلاوت کی اور ارشاد فرمایا اَنَا مِنْهُمْ میں ان (صاحب امر) میں سے ہوں۔

## سورة المائده

**اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا**(آیت ۳)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے چھ احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف ایک حدیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ابی ہارون العبدی کے طریق سے روایت کی انہوں نے ابو سعید الخدریؓ سے کہ آیت رسولؐ خدا پر غدیر کے مقام پر حجۃ الوداع سے واپسی پر ہوئی جب رسولؐ اللہ نے حضرت علیؓ کے لیے ارشاد فرمایا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ کہ جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اس اعلانِ رسالت کے فوراً بعد یہ آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا نازل ہوئی۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ (آیت ۵۵)

وَ مَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ (آیت ۵۶)

ترجمہ: تمہارا اولی تو صرف اللہ اور اس کا رسول اور وہ اہل ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کو اپنا ولی بنائے گا تو (وہ اللہ کی جماعت میں شامل ہو جائے گا اور) اللہ کی جماعت ہی غالب آنے والی ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے نو احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف ایک حدیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَ ھُمْ رٰکِعُوْنَ کے متعلق روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا نَزَلَتْ فِیْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبِ یہ آیت علی ابن ابی طالبؓ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ ایک دن حضرت علیؓ نماز میں مشغول تھے تب ہی ایک سائل نے امداد کے لیے صدا دی تو علیؓ نے حالتِ رکوع میں ہی اپنی انگوٹھی سائل کو دے دی اور اسی لمحہ یہ آیت رسولؐ اللہ پر نازل ہوئی۔

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ (آیت ۶۷)

ترجمہ: اے رسول! جو کچھ آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دیجئے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو گویا آپ نے اللہ کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ آپ کو لوگوں (کے شر) سے محفوظ رکھے گا، بے شک اللہ کافروں کی رہنمائی نہیں کرتا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے چھ احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف ایک حدیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةِ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم يَوْمَ غَدِيرٍ فِي عَلِي بْنِ ابيطالب کہ یہ آیت غدیر کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر حضرت علی بن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ جب اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو علیؑ کو اپنا قائم مقرر کرنے کا حکم دیا کہ کہہ دیں جو اُس نے فرمایا ہے تو آپ نے اپنے رب کی بارگاہ میں عرض کیا اے میرے پروردگار میری قوم ابھی جاہلیت سے نئے عہد اسلام والی ہے شاید یہ نہ مانیں پھر آپ حج پر تشریف لے گئے جب آپ وہاں سے واپس ہو کر غدیر خم کے مقام پر پہنچے تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) "اے رسول پہنچادے اس امر کو جو تیری طرف تیرے رب نے نازل کیا ہے اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تو نے رسالت کو نہ پہنچایا اور اللہ تعالی لوگوں سے تجھے محفوظ رکھے گا" پس حضرت علیؑ کا بازو پکڑ کر آپ خیمہ سے باہر تشریف لائے اور فرمانے لگے أَيُّهَا النَّاسُ اَلَسْتُ اَوْلَى بِكُمْ مِنْ اَنفُسِكُم کیا میں تمہاری جان سے اولی نہیں ہوں قَالُو بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ حاضرین نے عرض کیا ہاں بے شک یارسول اللہ پس آپ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ وَابْغُضْ مَنْ اَبْغَضَهُ اے اللہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے اے اللہ اس کو دوست رکھ جو اسے دوست رکھ اور اُس کو دشمن رکھ جو اسے دشمن رکھے اور اعانت فرما جو اس کی اعانت کرے اور چھوڑ دے اسکو جو اسے چھوڑ دے اور نصرت فرما اُس کی جو اس کی نصرت کرے اور محبت رکھ جو اس سے محبت رکھے اور بغض رکھ جو اس سے بغض رکھے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم یہ بات تمام قوم کی گردن پر واجب ہو گئی۔

## وَ مِمَّنْ خَلَقْنَاۤ اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ یَعْدِلُوْنَ (آیت ۱۸۱)

ترجمہ: اور جنہیں ہم نے پیدا کیا ہے ان میں ایک جماعت ایسی ہے جو حق کے مطابق ہدایت کرتی ہے اور اسی کے مطابق عدل کرتی ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے بیان کیا احمد بن محمد بن السری نے انہوں کہا ہم سے المنذر بن محمد بن المنذر نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے چچا الحسین بن سعید نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد نے انہوں

نے روایت کی ابان بن تغلب سے انہوں نے فضیل سے انہوں نے عبدالملک الھمدانی سے انہوں نے زاذان سے انہوں نے حضرت علیؑ سے روایت کی کہ تفترق ھذہ الامۃ علی ثلاث و سبعین فرقۃ ثنتان و سبعون فی النار و واحدۃ فی الجنۃ کہ یہ امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی بہتر جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا۔اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔(ترجمہ) اور ہماری مخلوق میں سے ایک ایسا گروہ ہے جو حق کی ہدایت دیتے ہیں اور اسی کے مطابق عدل کرتے ہیں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا وھم انا و شیعتی وہ لوگ میں اور میرا گروہ ہے۔

## سورۃ الانفال

### یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْۚ (آیت ۲۴)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ اور رسول کو لبیک کہو جب وہ تمہیں حیات آفرین باتوں کی طرف بلائیں۔
حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا اس آیت میں جو کام تمہاری زندگی کا سبب ہے اس سے مراد حضرت علی کرم اللہ وجہ کی ولایت ہے۔

### وَ اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ (آیت ۳۲)

ترجمہ: اور (یہ بھی یاد کرو) جب انہوں نے کہا: اے اللہ! اگر یہ بات تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسادے یا ہم پر کوئی دردناک عذاب نازل کر۔
حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے سفیان بن عینیہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے اللہ کے قول سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ (سورہ معارج آیت ۱) "سائل نے سوال کیا عذاب کا جو واقع ہوا"۔ کے متعلق سوال کیا کہ کہاں نازل ہوئی تو حضرت سفیان بن عینیہ نے سائل کو کہا تم نے ایسا مسئلہ پوچھا ہے کہ تجھ سے پہلے مجھ پہ سوال کسی نے نہیں کیا مجھ سے بیان کیا جعفر بن محمد نے انہوں نے اپنے آباء کرام سے روایت کی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غدیر خم پر لوگوں کو جمع کر کے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث کو ارشاد فرمایا اور یہ حدیث ہر شخص تک پہنچ گئی تو حارث بن نعمان الفہری یہ سُن کر حضورؐ کی خدمت میں دوڑتا ہوا آیا اور اپنی اونٹنی کو بٹھا کر عرض کرنے لگا اے محمدؐ آپ نے

ہمیں حکم دیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اس کے رسول ہیں ہم نے اس بات کو آپ سے قبول کیا پھر آپ نے پانچ نمازوں کا حکم دیا وہ بھی ہم نے مان لیا پھر آپ نے ہم کو زکواۃ کا حکم دیا ہم نے وہ بھی آپ کا کہنا مان لیا پھر آپؐ نے ہم کو حج کرنے کا حکم دیا ہم نے وہ بھی قبول کر لیا پھر آپؐ نے رمضان کے روزوں کا حکم دیا ہم نے وہ بھی قبول کر لیا اس پر آپؐ راضی نہ ہوئے اور آپؐ نے اپنے چچازاد کا بازو پکڑ کر ان کو اٹھایا اور ان کو ہم پر فضیلت دی اور من کنت مولاہ فعلی مولاہ ارشاد فرمایا۔ آیا یہ حکم آپؐ کی طرف سے ہے یا خدا نے حکم دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس کی جسکے سوا کوئی خدا نہیں یہ خدا کا حکم ہے حارث بن نعمان یہ کہتا ہوا اپنی اونٹنی کی طرف لوٹ آیا کہ اے خدا اگر جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں وہ سچ ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسایا ہمیں دردناک عذاب پہنچا جب وہ اونٹنی کے پاس پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر آسمانی پتھر پھینکا جو اس کے سر پر لگا اور ڈوبر کے رستے نکل گیا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب کو کہ وہ ہونیوالا ہے اس کو کوئی دفع کرنے والا نہیں۔

## هُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ (آیت ٦٢)

ترجمہ: وہی تو ہے جس نے اپنی نصرت اور مومنین کے ذریعے آپ کو قوت بخشی ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم کو خبر دی محمد بن علی بن دحیم نے انہوں نے کہا ہم کو خبر دی احمد بن حازم نے انہوں نے کہا ہم کو خبر دی ابراھیم بن اسحاق العیبنی نے انہوں نے کہا ہم کو خبر دی عمرو بن ابی مقدام نے وہ عمرو بن ثابت ہیں انہوں نے روایت کی ابوحمزہ ثمالیؒ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابی الحمراء خادم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انہوں نے کہا میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے سُنا جس رات کو مجھے آسمانوں کی طرف سیر کرائی گئی تو میں نے عرش کے پائے پر لکھا ہوا دیکھا محمدؐ اللہ کے رسول ہیں میری مخلوق میں میرے برگزیدہ ہیں میں نے علیؑ کے ذریعہ سے ان کی تائید و نصرت فرمائی۔

# سورۃ التوبہ

وَ اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ رَسُوْلُهٗ (آیت ۳)

ترجمہ: اور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر کے دن لوگوں کے لیے اعلان ہے کہ اللہ اور اس کا رسول بھی مشرکین سے بیزار ہے۔

اس موضوع پر حافظ ابن مردویہؒ نے مختلف صحابہ کرامؓ سے ۱۲ احادیث مختلف طریق سے بیان کیں ہیں۔ جن میں سے ہم صرف ۱۳ احادیث کو نقل کر رہے ہیں۔ علم حدیث کا قانون ہے جو حدیث ۱۰ صحابہ سے زیادہ بیان ہو وہ متواتر اور مستند حدیث کہلاتی ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ برات دیکر بھیجا پھر اُن کو راستے سے ہی واپس بلا لیا اور ارشاد فرمایا اس سورت کو میں لے جا سکتا ہوں یا وہ شخص جو میری اہل بیت سے ہو پس آپ نے حضرت علیؓ کو بلایا اور یہ سورت اُن کو عطا کی۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مکہ کی طرف حضرت ابو بکر رضی اللہ کو سورۃ برات دے کر بھیجا پھر ان کے بعد حضرت علیؓ کو روانہ کیا اور انہوں نے سورۃ برات ان سے لے لی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اپنے اندر کچھ خیال آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر اس کو یا تو میں لے کے جا سکتا ہوں یا وہ شخص جو مجھ سے ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا جب نبی پر سورۃ برات کی دس آیات نازل ہوئیں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلایا تا کہ وہ انہیں اہل مکہ کے سامنے پڑھ کر سنائیں۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں اس کے بعد حضور نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا تم ابو بکر کے پیچھے جاؤ جب ملاقات ہو تو ان سے وہ آیات لے لو چنانچہ حضرت ابو بکرؓ واپس لوٹے تو عرض کیا یا رسول اللہ کیا میرے متعلق کوئی شے نازل ہوئی ہے فرمایا نہیں مگر میرے پاس جبرئیل آئے تھے انہوں نے کہا ان آیات کو صرف آپؐ لے کے جا سکتے ہیں یا وہ شخص جو آپ میں (اہلبیت) سے ہے۔

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَ خُذُوْهُمْ وَ احْصُرُوْهُمْ وَ اقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (آیت ۵)

ترجمہ: پس جب حرمت کے مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو تم جہاں پاؤ قتل کرو اور انہیں پکڑو اور گھیر و اور ہر گھات پر ان کی تاک میں بیٹھو، پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو، بیشک اللہ بڑا در گزر کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ہم کو خبر دی محمد بن علی بن دحیم نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا احمد بن حازم نے انہوں نے کہا ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے انہوں نے کہا ہم سے طلحہ بن جبیر نے انہوں نے عبد المطلب بن عبد اللہ سے روایت کیا انہوں نے مصعب بن عبد الرحمٰن بن عوف سے انہوں نے اپنے والد عبد الرحمٰن سے انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح فرمایا پھر طائف کی جانب چلے گئے اور سترہ یا اٹھارہ دن تک محاصرہ کیا پھر صبح و شام سفر کیا پھر ایک جگہ نزول فرمایا پھر دوپہر کے وقت سفر کیا پھر فرمایا اے لوگو! میں تمہارے لئے فرط ہوں اور میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں بھلائی اور خیر کی وصیت کرتا ہوں تم سے ملاقات حوض پر ہو گی قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم ضرور بہ ضرور نماز قائم کرو گے اور زکوۃ ادا کرتے رہو گے یا تمہاری طرف میں اپنی جانب سے کوئی آدمی بھیجوں گا وہ میری طرح ہی ہو گا اور وہ ان میں سے قتال کرنے والوں کی گردنیں مار دے گا اور ان کی اولادوں کو قید کرے گا پس لوگوں نے خیال کیا کہ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہے یا عمر رضی اللہ عنہ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا وہ یہ ہے۔

وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَار وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ-رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا-ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (آیت ۱۰۰)

ترجمہ: اور مہاجرین وانصار میں سے جن لوگوں نے سب سے پہلے سبقت کی اور جو نیک چال چلن میں ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لیے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان میں وہ ابد تک ہمیشہ رہیں گے یہی عظیم کامیابی ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے دو احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف ایک حدیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اللہ کے اس قول کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ حضرت علیؑ ہیں۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام کی طرف یوشع بن نون نے سبقت کی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف صاحب یس نے اور حضرت علی بن ابیطالبؑ نے حضرت محمد بن عبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سبقت کی ۔

## يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (آیت ۱۱۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالی سے ڈرتے رہا کرو اور حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام کے ساتھ ہو جاؤ۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے امام باقرؑ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور حضرت علی بن ابیطالبؑ کے ساتھ ہو جاؤ۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ حضرت علی کے ساتھ ہو جاؤ اس لئے کہ وہ سچوں کے سردار ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان فرمائی کہ كُونُوا مَعَ عَلِيٍ وَ اَصْحَابِه کہ علی اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

# سورة هود

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَ ضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌؕ-وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ(آیت ۱۲)

ترجمہ:(اے رسول)آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے شاید آپ اس کا کچھ حصہ چھوڑنے والے ہیں اور ان کی اس بات پر دل تنگ ہو رہے ہیں کہ اس پر خزانہ کیوں نازل نہیں ہوا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا؟آپ تو صرف تنبیہ کرنے والے ہیں اور اللہ ہر چیز کا ذمہ دار ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اس آیت کا شان نزول یوں ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ارشاد فرمایا اے علی میں نے رات کو اللہ تعالٰی سے سوال کیا کہ تجھے میرا وزیر بنادے تو اُس نے بنادیا اور سوال کیا کے تجھے میرا وصی بنادے اس نے بنادیا اور سوال کیا کہ تجھے میری اُمت میں میرا خلیفہ بنادے تو اس نے بنادیا۔ایک منافق کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ محمدؐ نے جو اپنے رب سے مانگا ہے اس سے زیادہ مجھے ایک متاع کھجور زیادہ عزیز ہے انہوں (رسولؐ اللہ) نے ایک فرشتہ کیوں نہ مانگا جو انہیں طاقت دیتا مال کیوں نہ مانگا جو ان کے مشن میں کام آتا اللہ کی قسم یہ حق مانگیں یا باطل اللہ انہیں ضرور دیتا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی۔

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَ يَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَ مِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّ رَحْمَةًؕ-اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖؕ-وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗۚ-فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُۗ-اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ(آیت ۱۷)

ترجمہ: بھلاوہ شخص (افترا کر سکتا ہے) جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل رکھتا ہو اور اس کے پیچھے اس کے رب کی طرف سے ایک شاہد بھی آیا ہو اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب (بھی دلیل ہو جو) راہنما اور رحمت بن کر آئی ہو؟ یہی لوگ اس پر ایمان لائیں گے اور دوسرے فرقوں میں سے جو کوئی اس کا انکار کریں تو اس کی وعدہ گاہ آتش جہنم ہے، آپ اس (قرآن) کے بارے میں کسی شک میں نہ رہیں، یقینا یہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علیؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا أَ فَمَنۡ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ میں روشن دلیل سے مراد میں ہوں اور يَتۡلُوهُ شَاهِدٌ مِّنۡه میں گواہ سے مراد علیؓ ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا قریش میں کوئی آدمی بھی نہیں ہے مگر اس کے بارے میں قرآن کریم کا ایک طائفہ (چند آیات) نازل نہ ہوا ہو تو ایک آدمی نے پوچھا آپ کے بارے میں کیا نازل ہوا، فرمایا کیا تو سورۃ ھود نہیں پڑھتا أَفَمَنۡ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتۡلُوهُ شَاهِدٌ مِّنۡهُ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل ہیں اور میں ان کی جانب سے سچا گواہ ہوں۔

## سورة الرعد

**وَ يَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡ لَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ اٰيَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُنۡذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوۡمٍ هَادٍ** (آیت ۷)

ترجمہ: اور جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے وہ کہتے ہیں: اس شخص پر اپنے رب کی طرف سے کوئی نشانی نازل کیوں نہیں ہوتی؟ آپ تو محض تنبیہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم کا ایک رہنما ہوا کرتا ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے پانچ احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف تین احادیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول روایت کیا کہ آپ نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوۡمٍ هَادٍ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست اقدس اپنے سینے پر رکھا اور فرمایا

انا منذر میں ڈر سنانے والا ہوں اور اپنا دست اقدس سے حضرت علیؑ کے کندھے کی طرف اشارہ فرما کر فرمایا

اَنْتَ الْهَادِی یَا عَلِیُّ بِكَ یَهْتَدِی الْمُهْتَدُونَ مِنْ بَعْدِی اے علی تم ھادی ہو اور میرے بعد ہدایت لینے والے تجھ سے ہدایت پائیں گے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اُن کا قول روایت کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں منذر ہوں اور علیؑ ھادی ہے۔ اور اپنے دستِ اقدس سے حضرت علیؑ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا ہدایت پانے والے تجھ سے ہدایت پائیں گے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو بررزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا قول روایت کیا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ اور اپنا دست اقدس اپنے سینے پر رکھا اس کے بعد اپنا دست اقدس حضرت علیؑ کے سینہ مبارک پر رکھتے ہوئے فرمایا لِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ۔

**اَفَمَنْ یَّعْلَمُ اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ** (آیت ۱۹)

ترجمہ: کیا جو شخص یہ جانتا ہے کہ جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے وہ بر حق ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق قول نقل فرمایا ہے کہ اس آیت میں وہ شخص حضرت علی بن ابیطالبؑ ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق قول روایت کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا وہ شخص حضرت علی بن ابیطالبؑ ہیں۔

**اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَهُمْ وَ حُسْنُ مَاٰبٍ** (آیت ۲۹)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال انجام دیے ان کی نیک نصیبی ہے اور ان کے لیے بہترین ٹھکانا ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس آیت کے متعلق محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے ان کا قول روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا طوبٰی جنت میں ایک درخت ہے۔ اسکی جڑ حضرت علیؑ کے حجرہ میں ہے اور جنت میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں اسکی ٹہنیاں موجود نہ ہوں۔

وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًاؕ قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًۢا بَیْنِیْ وَ بَیْنَکُمْۙ وَ مَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتٰبِ (آیت ۴۳)

ترجمہ: اور کافر کہتے ہیں: کہ آپ رسول نہیں ہیں، کہہ دیجئے: میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے اللہ اور وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے کافی ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق قول نقل فرمایا ہے کہ وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے هُوَعَلِيُّ بْنُ اَبِیْطَالِب وہ علی بن ابیطالبؑ ہیں

## سورة مريم

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَہُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا (آیت ۹۶)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال بجالائے ہیں ان کے لیے رحمن عنقریب دلوں میں محبت پیدا کرے گا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل فرمائی کہ آپ نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا علی دعا کرو کہ اے پروردگار اپنے پاس سے مجھے ایک عہد عطا فرما اور اپنے پاس سے مجھے محبت عطا فرما اور مومنوں کے دل میں میری محبت ڈال دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی پس یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے چار احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف ایک حدیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس آیت کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا حضرت علیؓ کے حق میں نازل ہوئی یعنی مومنین کے دلوں میں حضرت علیؓ کی محبت ڈال دی۔

## سورة طٰہٰ

**قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ (۲۵)وَ یَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ (۲۶)وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ (۲۷)یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ (۲۸) وَ اجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ (۲۹)هٰرُوْنَ اَخِی (۳۰)اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ (۳۱)وَ اَشْرِكْهُ فِیْۤ اَمْرِیْ (۳۲)كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا (۳۳)وَّ نَذْكُرَكَ كَثِیْرًا (۳۴)اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا (۳۵)**

ترجمہ: موسیٰ نے کہا: میرے پروردگار! میرا سینہ کشادہ فرما۔ اور میرے کام کو میرے لیے آسان کردے۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔ تاکہ وہ میری بات سمجھیں۔ اور میرے کنبے میں سے میرا ایک وزیر بنادے ۔ میرے بھائی ہارون کو۔ اسے میرا پشت پناہ بنادے ۔ اور اسے میرے امر (رسالت) میں شریک بنادے ۔ تاکہ ہم تیری خوب تسبیح کریں ۔ اور تجھے کثرت سے یاد کریں ۔ یقیناً تو ہی ہمارے حال پر خوب نظر رکھنے والا ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے تین احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف ایک حدیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ثبیر پہاڑ کے سامنے کھڑے ہو کر یہ دعا مانگتے ہوئے دیکھا تھا اے پروردگار میں اس دعا کے ساتھ جسکے ساتھ تجھے میرے بھائی موسیٰ نے پکارا تھا پکارتا ہوں کہ تو میرے سینے کو فراخ کر اور میرے کام کو آسان بنا اور میری زبان کی گرہ کھول تاکہ لوگ میری بات کو سمجھ سکیں میرے اہل سے میرے بھائی علیؓ کو میرا وزیر بنا اور اس کے ساتھ میری پشت کو قوی کر اور اس کو میرے کام میں شریک بنا تاکہ ہم تیری تسبیح اور تیرا ذکر کثرت سے کریں اور بے شک تو ہمیں دیکھ رہا ہے۔

وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ (آیت ۱۳۲)

ترجمہ: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آٹھ ماہ مسلسل حضرت علیؑ کے دروازے پر صبح کی نماز کے وقت تشریف لاتے اور آواز دیتے اللہ تم پر رحم کرے نماز کا وقت ہو گیا ہے بے شک اللہ کا ارادہ ہے اے اہلبیت تم سے رجس کو دور رکھے اور اس طرح پاک کرے جیسے پاک کرنے کا حق ہے۔

## سورة النور

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَ يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ-يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ

(آیت ۳٦)

ترجمہ: (ہدایت پانے والے) ایسے گھروں میں ہیں جن کی تعظیم کا اللہ نے اذن دیا ہے اور ان میں اس کا نام لینے کا بھی، وہ ان گھروں میں صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی تو ایک آدمی اُٹھا عرض کی یا رسول ؐاللہ یہ کون سے گھر ہیں آپ ؐ نے فرمایا انبیاء کے گھر۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھے اور حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہ ؑ کے گھر کی طرف اشارہ کیا اور عرض کی یا رسول ؐاللہ کیا یہ گھر بھی ان میں سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ ان میں افضل ترین ہے۔

## سورة الافرقان

وَ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًاؕ-وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا (آیت ۵۴)

ترجمہ: اور وہی ہے جس نے پانی سے بشر کو پیدا کیا پھر اس کو نسب اور سسرال بنایا اور آپ کا پروردگار بڑی طاقت والا ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے تین احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم دو حدیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کثیر بن کلثمتہ سے روایت کیا انہوں نے حضرت امام باقرؑ سے روایت کیا فرماتے ہیں وہ نسب حضرت علیؑ اور سسرالی رشتہ سے مراد حضرت فاطمہؑ ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہم سے بیان کیا اسحاق بن محمد بن علی بن خالد نے انہوں نے کہا ہم سے احمد بن زکریا نے انہوں نے کہا ہم سے ابن طھمان نے انہوں نے کہا ہم سے محمد بن خالد الھاشمی نے انہوں نے کہا ہم سے الحسن بن اسماعیل بن حماد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زیاد بن المنذر سے انہوں نے محمد بن علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چودہ ہزار سال پہلے میں اور علیؑ اللہ کے حضور ایک نور کی شکل میں موجود تھے جب اللہ تعالیٰ نے میرے باپ آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اس نور کو حضرت آدم علیہ السلام کے صلب میں رکھا پھر یہ نور ایک صلب سے دوسرے صلب میں منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ اسے حضرت عبدالمطلب کے صلب میں ٹھہرایا گیا تو وہاں پر اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا اس نور کا ایک حصہ حضرت عبداللہ علیہ السلام اور دوسرا حصہ حضرت ابو طالب علیہ السلام کے صلب میں منتقل کیا گیا پس علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اس کا گوشت میرا گوشت اور اس کا خون میرا خون ہے جو شخص بھی علیؑ سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کی بنا پر علیؑ سے بھی محبت کرتا ہے اور جو علیؑ سے بغض وعداوت رکھتا ہے وہ مجھ سے بغض وعداوت کی بنا پر علی سے بھی بغض وعداوت رکھتا ہے۔

## سورۃ الاشعراء

**وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ** (آیت ۲۱۴)

ترجمہ: اور اپنے قریب ترین رشتے داروں کو تنبیہ کیجیے

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے چھ احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف ایک حدیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ربیعہ بن ناجد سے روایت کیا کہ ایک شخص نے جناب علیؑ سے پوچھا اے امیر المومنین آپ نے اپنے چچا کے سوا اپنے چچازاد بھائی کا کس طرح ورثہ پایا ہے جناب علیؑ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا اے علیؑ مجھے رشتہ داروں کے ڈرانے کے لئے حکم دیا گیا ہے تم ایک برتن میں کھانا تیار کر کے اس پر بکری کے پائے رکھ دو اور ایک برتن میں دودھ بھر دو اور تمام بنی عبدالمطلب کو بلاؤ کہ میں ان سے گفتگو کروں اور خدا کا حکم ان تک پہنچادوں میں نے حسب ارشاد کھانا تیار کیا اور بنی عبدالمطلب کو بلالایا ان دنوں وہ کل چالیس آدمی تھے جن میں حضور کے چاروں چچا ابو طالب، حمزہ، عباس، ابولہب بھی شامل تھے جب وہ حاضر ہوئے تو حضور نے اس کھانے سے قدرے تناول فرما کر ان سے کھانے کے لئے ارشاد فرمایا جب تمام لوگ کھانا کھا کر سیر ہو گئے میں نے دیکھا کہ انہوں نے کھانا صرف اسقدر کھایا ہے جس مقام پر انہوں نے ہاتھ ڈالا تھا باقی بعام ویسا ہی دھرا ہوا ہے اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ان میں سے ایک آدمی اس تمام کھانے کو کھا سکتا تھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کو دودھ پلاؤ میں نے ان کو دودھ پلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے دودھ دیسے کا ویسا ہی موجود تھا گویا کسی نے پیا ہی نہ ہو پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا اے بنی عبدالمطلب میں تمہاری طرف خاص طور پر اور دوسرے لوگوں کی طرف عام طور پر بھیجا گیا ہوں تم نے میرا یہ معجزہ دیکھا ہے پس تم میں سے کوئی ہے کہ میری بیعت کرے اور میرا بھائی اور دوست بنے ان لوگوں میں سے کوئی شخص بیعت کے لئے نہ اُٹھا میں اس وقت ان تمام لوگوں سے کم عمر تھا بیعت کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا حضور نے تین بار ان سے یہی ارشاد فرمایا میں ہر دفعہ اٹھتا رہا تیسری مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مار کر فرمایا تو میرا بھائی اور دوست اور وزیر ہے اسلئے میں نے اپنے چچا کے سوا اپنے چچازاد بھائی کا ورثہ حاصل کیا ہے۔

## سورة القصص

**قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَ نَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَاۚ بِاٰيٰتِنَاۤ اَنْتُمَا وَ مَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ** (آیت ۳۵)

ترجمہ: اللہ نے فرمایا: ہم آپ کے بھائی کے ذریعے آپ کے بازو مضبوط کریں گے اور ہم آپ دونوں کو غلبہ دیں گے اور ہماری نشانیوں (معجزات) کی وجہ سے وہ آپ تک نہیں پہنچ پائیں گے، آپ دونوں اور آپ کے پیروکاروں کا ہی غلبہ ہو گا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک دفعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ چاہ زمزم کے کنارے پر بیٹھے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثیں بیان کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک آدمی عمامہ پوش آنکلا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حدیث کے بیان کرنے سے رُک گئے وہ شخص حدیث بیان کرنے لگا ابن عباس کہنے لگے اے شخص میں تجھے خدا کی قسم دیگر پوچھتا ہوں سچ بتا تو کون ہے اس شخص نے اپنا چہرہ کھول دیا اور کہنے لگا جو مجھے پہچانتا ہے وہ پہچانتا ہے کہ میں جندب بن جنادہ البدری ابوذر غفاری ہوں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان اپنے دونوں کانوں سے سُنا ہے ورنہ یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب علیؑ کی شان میں فرماتے تھے وہ نیکوکاروں کا پیشوا ہے اور بدکاروں کا قاتل ہے فتح مند ہوا جس نے ان کی مدد کی اور چھوڑا گیا وہ شخص جس نے ان کو چھوڑا میں ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد میں ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا ایک سائل نے مسجد میں آکر سوال کیا کسی نے اسے کچھ نہ دیا سائل آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر کہنے لگا اے خدا گواہ رہنا میں نے تیرے رسول کی مسجد میں سوال کیا تھا مجھے کسی نے کچھ نہیں دیا جناب امیرؑ رکوع میں تھے سائل کی طرف آپ نے داہنے ہاتھ کی چھنگلی سے اشارہ کیا اس میں انگوٹھی تھی سائل نے بڑھ کر اتارلی یہ سارا ماجرا حضرتؐ کی موجودگی میں ہوا حضورؐ نماز سے فارغ ہو کر دعا کرنے لگے الٰہی میرے بھائی موسیٰ نے تجھ سے دعا کی تھی اے پرودگار میرا سینہ فراخ کردے اور میرے کام کو آسان بنا میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری باتیں سمجھ سکیں اور میرے گھر کے لوگوں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنادے اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کردے اور اس کو میرے کام میں میرا شریک بنا پس الٰہی تو نے اپنا بولتا ہوا قرآن نازل کیا کہ ہم تیرے بھائی کی وجہ سے تیرے بازو کو قوی کریں گے اور تم دونوں کو غالب بنائیں گے کہ وہ لوگ تم تک نہیں پہنچ سکیں گے الٰہی میں محمد تیرا نبی اور تیرا برگزیدہ ہوں الٰہی میرا بھی سینہ فراخ کردے اور میرے کام کو آسان فرما اور میرے گھر والوں میں سے علیؑ کو میرا وزیر بنا اور اس کی وجہ سے میری پشت کو قوی کر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابھی حضور نے اپنی دعا کو ختم نہیں کیا تھا کہ جبرئیل علیہ السلام خدا کے پاس سے تشریف لا کر کہنے لگے اے محمدؐ پڑھیے آپؐ نے فرمایا کیا پڑھوں جبرئیل نے کہا

بجز اس کے نہیں تمہارا ولی اللہ اور اس کا رسول ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں حالانکہ وہ رکوع میں ہیں۔

## سورۃ الاحزاب

**إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ البَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا** (آیت ۳۳)

ترجمہ: اللہ کا ارادہ بس یہی ہے ہر طرح کی ناپاکی کو اہل بیت! آپ سے دور رکھے اور آپ کو ایسے پاکیزہ رکھے جیسے پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس آیت کو مختلف طرق سے ۱۹ مختلف صحابہ کرام سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علیؓ، سیدہ زہراؓ، امام حسنؓ اور امام حسینؓ کی شان میں نازل ہوئی۔ ہم نے اختصار کے ساتھ صرف 6 راویان کی روایت کو نقل کیا ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ اور آپ کے دونوں بیٹوں کو اپنی چادر کے نیچے داخل کیا پھر دعا کی اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں یہ میرے اہل ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ آپ فرماتی ہیں یہ آیت إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا میرے گھر میں نازل ہوئی میں دروازے کے پاس بیٹھی تھی اور گھر میں حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم موجود تھے حضورؐ نے ان پر چادر ڈالی اور دعا فرمائی اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں یہ میرے خاص ہیں ان سے رجس کو دور رکھ اور خوب پاک فرما۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں بھی ان کے ساتھ ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انكِ عَلَى الخَيْرِ بے شک تو بھلائی پر ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیے کہ آپ فرماتی ہیں یہ آیت إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تطهيرا میرے گھر میں نازل ہوئی اور گھر میں اُس وقت سات افراد تھے جبرئیل، میکائیل، بی بی فاطمہ حسن اور حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ میں گھر کے دروازے کے پاس بیٹھی تھی میں نے عرض کیا یارسولؐ اللہ کیا میں اہل بیت میں سے نہیں ہوں فرمایا إِنَّكِ عَلَى الْخَيْرِ إِنكِ مِنْ أَزْوَاجِ النَبِى تم بھلائی پر ہو تم ازواج نبی سے ہو۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنھما سے روایت کیا فرمایا ہم اہل بیت ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عدكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ حضرت ابوالحمراء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آٹھ مہینے دیکھا کہ آپ جب صبح ہوتی تو حضرت فاطمہؓ کے دروازے پر آتے اور فرماتے اے اہل بیت، اللہ تم پر رحم فرمائے إنما يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کیا مجھے اس میں سے بہتر حصہ میں رکھا اللہ تعالیٰ کے فرمان وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ اور وَأَصْحاب الشِّمَال اس کا یہی مطلب ہے میں اصحاب یمین سے ہوں اور میں اصحاب یمین میں سے بہترین ہوں پھر دونوں قسموں کو مزید تین حصوں میں تقسیم کیا اور مجھے ان تین میں سے بہترین میں رکھا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ . وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ . وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ (الواقعہ ۸،۹،۱۰) میں سابقین میں سے ہوں اور بہترین سابقین میں سے ہوں پھر ان تین قسموں کو مختلف قبائل میں تقسیم کیا اور مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا اللہ تعالی کے اس فرمان کا یہی مقصود ہے وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوباً وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عندَ اللهِ أَتْقَكُمْ (الحجرات ۱۳) میں اولاد آدم میں سے سب سے زیادہ متقی ہوں اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں سب سے زیادہ معزز ہوں یہ کوئی فخر کی بات نہیں پھر اللہ تعالیٰ نے قبائل کو بیوت میں تقسیم کیا

اور مجھے از روئے بیت کے بہترین بیت میں رکھا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے إِنما یُرِیدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیرًا میں اور میرے اہل بیت گناہوں سے پاک ہیں۔

**إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً .**

(سورة الاحزاب آیت ۵۶)

ترجمہ: اللہ اور اس کے فرشتے یقینا نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو جیسے سلام بھیجنے کا حق ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس آیت کو مختلف طرق سے ۱۴ مختلف صحابہ کرام سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت حضرت محمد ﷺ اور حضرت علیؑ، سیدہ زہراؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ پر درود پڑھنے کی تاکید کے سلسلے میں نازل ہوئی۔ ہم نے اختصار کے ساتھ صرف 3 صحابہ کی روایت نقل کی ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں فرمایا کہو:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اجلح کے طریق سے روایت کی انہوں نے حکم بن ابی لیلی سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت إِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً نازل ہوئی تو پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کی بارگاہ میں سلام کہنا تو سیکھ لیا ہے آپ کی بارگاہ میں صلواۃ بھیجنے سے کیا مراد ہے فرمایا کہو:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن عبد اللہ نے انہوں نے کہا ہم سے احمد بن خالد نے انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن ھاشم نے انہوں نے کہا ہم سے زیاد بن المنذر نے انہوں نے روایت کی اصبغ بن نباتہ سے انہوں نے حضرت علیؑ سے کہ آپ نے فرمایا ہر شے کے لئے ایک بلندی ہوتی ہے اور جنت الفردوس کا بلند مقام عرش کے وسط میں ہے اس میں دو محل ہیں جو موتیوں کے ہیں ایک سفید رنگ اور دوسرا زرد رنگ کا سفید محل میں ستر

ہزار محل ہیں یہ محمد وآل محمد کا مسکن ہے اور زرد محل میں بھی ستر ہزار محل ہیں جو ابراہیم وآل ابراہیم کا مسکن ہے پس جب تم محمد وآل محمد پر درود بھیجو تو ابراہیم وآل ابراہیم پر بھی درود بھیجو۔

**وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْماً مُّبِيناً**

(سورة آیت ۵۸)

ترجمہ: اور جو لوگ مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو ناکردہ (گناہ) پر اذیت دیتے ہیں پس انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے مقاتل بن سلیمان رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں یہ آیت حضرت علی بن ابیطالب کے حق میں نازل ہوئی اور وہ اس لئے کہ منافقین نے آپ کو اذیت دی اور آپ پر جھوٹ باندھا۔

## سورة الفاطر

**ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا** (آیت ۳۲)

ترجمہ: پھر ہم نے اس کتاب کا وارث انہیں بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے برگزیدہ کیا ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے دو احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف ایک حدیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس آیت کے متعلق روایت کیا فرمایا وہ لوگ ہم ہیں۔

## سورة الصافات

**وَقِفُوْهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُوْلُونَ** (آیت ۲۴)

ترجمہ: انہیں روکو، ان سے پوچھا جائے گا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے دو احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف ایک حدیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عن ولایۃ علی بن ابیطالب یہ سوال ولایت علی کا ہوگا۔

### سَلَامٌ عَلَى إِلْ يَاسِينَ (آیت ۱۳۰)

ترجمہ: سلام ہو آل یاسین پر۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے دو احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف ایک حدیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں آل یاسین آل محمد ہیں ہم (اس اُمت میں) بنی اسرائیل کے باب حِطہ کی طرح ہیں۔

## سورة الزمر

### فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ (آیت ۳۲)

ترجمہ: پس اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور جب سچائی اس کے پاس آئی تو اسے جھٹلا دیا؟ کیا کفار کے لیے جہنم میں ٹھکانا نہیں ہے؟

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے دو احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف ایک حدیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کیا انہوں نے اپنے والد امام جعفر صادقؑ سے اس آیت کے متعلق روایت کی فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے حضرت علیؑ کے حق میں قول رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ٹھکرایا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علیؑ سے روایت کیا فرمایا اس آیت میں صدق سے مراد ہم اہل بیت کی ولایت ہے۔

## وَ الَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (آیت ۳۳)

ترجمہ: اور جو شخص سچائی لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی لوگ اہل تقویٰ ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرمایا وَالَّذِی جَاءَ بِالصِّدْقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں وَصَدَّقَ بِہ کے متعلق فرمایا جنھوں نے ان کی تصدیق کی وہ حضرت علی بن ابیطالبؑ ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس آیت کے متعلق حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے فرماتے ہیں وَصَدَّق بہ حضرت علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت امام باقرؑ سے روایت نقل کی کہ الَّذِی جَاءَ بِالصّدق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور وَصَدَّقَ بِہ حضرت علی بن ابیطالبؑ ہیں۔

# سورة الشوریٰ

## قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰى (آیت ۲۳)

ترجمہ: کہد یجئے: میں اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا سوائے قریب ترین رشتہ داروں کی محبت کے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے پانچ احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف تین احادیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب یہ آیت قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى نازل ہوئی تو صحابہ نے پوچھایا رسول اللہ یہاں اس آیت میں آپ کے کون سے قرابت دار ہیں جن کی مودت ہم پر واجب ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ علیؑ اور فاطمہؑ اور ان کے دو بیٹے (حسنؑ و حسینؑ) ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مبارک کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ تم میری رشتہ داری کی حفاظت کرو۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت نقل کی ہے اس آیت میں ہماری قرابت کا ذکر ہے ہماری مودت کی حفاظت صرف مومن ہی کرتا ہے پھر یہ آیت پڑھی قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى
-

## سورة الزخرف

فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُم مُّنتَقِمُونَ (آیت ۴۱)

ترجمہ: پس اگر ہم آپ کو اٹھا بھی لیں تو یقینا ہم ان سے انتقام لینے والے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُم مُّنتَقِمُونَ کے متعلق روایت نقل کی فرمایا وہ انتقام حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ذریعہ سے ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے تین احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف دو حدیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے محمد بن مروان کے طریق سے انہوں نے کلبی سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق روایت کی فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُم مُّنتَقِمُونَ فرمایا یہ آیت حضرت علی بن ابیطالبؑ کے حق میں نازل ہوئی وہ

میرے بعد ناکثین (بیعت توڑنے والے) قاسطین (زیادتی کرنے والے) اور مارقین (حق سے نکل جانے والے) سے انتقام لے گا۔

## سورة محمد

**اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَـهُمْ** (آیت ۱)

**وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَـهُمْ** (آیت ۲)

ترجمہ: جنہوں نے کفر اختیار کیا اور راہ خدا میں رکاوٹ ڈالی اللہ نے ان کے اعمال حبط کردیے۔

اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح اعمال بجالائے اور جو کچھ محمدؐ پر نازل کیا گیا ہے اس پر بھی ایمان لائے اور ان کے رب کی طرف سے حق بھی یہی ہے، اللہ نے ان کے گناہ ان سے دور کردیئے اور ان کے حال کی اصلاح فرمائی۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سورۃ محمد کی پہلی آیت بنوامیہ کے بارے میں اور دوسری آیت ہمارے حق میں ہے۔

**وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمَاهُمْ ؕ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ** (آیت ۳۰)

ترجمہ: اور اگر ہم چاہتے تو ہم آپ کو ان کی نشاندہی کردیتے پھر آپ انہیں ان کی شکلوں سے پہچان لیتے اور آپ انداز کلام سے ہی انہیں ضرور پہچان لیں گے اور اللہ تمہارے اعمال سے واقف ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اللہ کے اس فرمان کے متعلق حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ کے بارے میں فرمایا کہ آپ انہیں حضرت علی بن ابیطالب کے ساتھ بغض رکھنے کے سبب ضرور پہچان لیں گے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ فرماتے ہیں ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں منافقوں کو نہیں پہچانتے تھے مگر حضرت علی بن ابیطالب کے بغض سے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَھُمُ الْھُدٰی لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیْئًا ؕ وَسَیُحْبِطُ اَعْمَالَھُمْ (آیت ۳۲)

ترجمہ: یقینا جنہوں نے ان پر ہدایت ظاہر ہونے کے بعد کفر کیا اور (لوگوں کو) راہ خدا سے روکا اور رسول کی مخالفت کی وہ اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اور اللہ عنقریب ان کے اعمال حبط (ضائع) کر دے گا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اللہ تعالٰی کے اس فرمان وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَھُمُ الْھُدٰی کے متعلق حضرت امام باقرؑ سے روایت نقل کی کہ آپ نے فرمایا یہ آیت اُن لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علیؑ کے امر میں تنازع کرتے تھے۔

## سورۃ الفتح

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا (آیت ۱)

ترجمہ: (اے رسول) ہم نے آپ کو فتح دی، ایک نمایاں فتح۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اللہ تعالٰی کے اس فرمان کے متعلق حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے فرمایا اس سے مراد فتح خیبر ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب خیبر کے روز میں نے علم کو ہاتھ میں لیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا جبرئیل تمہارے ساتھ ہے اور فتح تمہارے آگے ہے تمہارا رعب قوم کے دلوں میں بکھرا ہوا ہے اے علی جان لو کہ یہودیوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ جو شخص ان کو ہلاک کرے گا اس کا نام ایلیا ہو گا جب تو ان سے ملے تو کہنا میں علی ہوں خدا نے چاہا تو وہ شکست کھائیں گے جناب علیؑ فرماتے ہیں جب میں قلعہ کے قریب پہنچا علماء یہود سے ایک عالم نے مجھ سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے میں نے کہا علی بن ابیطالب وہ یہودی عالم کہنے لگا بے شک تم غالب ہو گے موسیٰ علیہ السلام پر جھوٹ نازل نہیں کیا گیا۔

تَرَاھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا (آیت ۲۹)

ترجمہ: آپ انہیں رکوع، سجود میں دیکھتے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ایک حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے انہوں نے اللہ کے اس فرمان کے متعلق اپنے آباء کرام سے نقل فرمایا کہ یہ آیت حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی۔

**فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِه** (آیت ۲۹)

ترجمہ: پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے دو احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف ایک حدیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے امام جعفر صادقؑ سے انہوں نے حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ سے روایت نقل کی کہ آپؐ نے فرمایا اسلام حضرت علیؓ کی تلوار کے ذریعہ سے مضبوط ہوا۔

## سورة ق

**اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ** (آیت ۲۴)

ترجمہ: (حکم ہوگا) تم دونوں ہر عناد رکھنے والے کافر کو جہنم میں ڈال دو۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبایہ بن ربعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا بے شک جن دو کے ذریعہ سے اللہ کا فروں سرکشوں کو جہنم میں ڈالے گا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔

## سورة النجم

**وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى**

**إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى** (آیت ۱تا۴)

ترجمہ: قسم ہے ستارے کی جب وہ غروب کرے۔ تمہارا رفیق نہ گمراہ ہوا ہے اور نہ بہکا ہے۔ وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔ یہ تو صرف وحی ہوتی ہے جو (اس پر) نازل کی جاتی ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حبّہ العرنی سے روایت کیا کہا جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں کھلنے والے دروازوں کو سوائے حضرت علیؑ کے بند کرنے کا حکم فرمایا تو بعض لوگوں نے کہا عباس وابو بکر و عمر و عثمان وغیرہ کے دروازوں کو بند کر دیا اور اپنے چچازاد بھائی کو اپنی جگہ رکھ لیا گیا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سُنا تو آپ نے نماز کے لئے خطبہ ارشاد فرمایا اور اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوالحمراء اور حبّہ العرنی رحمہ اللہ دونوں سے یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دروازوں کو بند کرنے کا حکم فرمایا جو مسجد میں تھے اور یہ حکم ان پر شاق گزرا حبہ نے بیان کیا بے شک میں حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ کہ وہ ایک سُرخ چادر لیے ہوئے ہیں اور ان کی آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں اور وہ یہ کہہ رہے ہیں تم نے اپنے چچا، ابو بکر صدیق، عمر فاروق اور عباس رضی اللہ عنہم کو نکال دیا ہے اور اپنے چچا کے بیٹے (علی) کو سکونت دی ہے تو اس دن کسی آدمی نے کہا وہ اپنے چچا کے بیٹے کو ہٹانے میں بھی دیر نہیں کریں گے فرمایا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم ہوا کہ یہ حکم ان پر شاق گزرا ہے آپ نے بلایا نماز تیار ہے جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے آپؐ سے پہلے کبھی ایسا فصیح و بلیغ خطبہ نہیں سنا گیا تھا آپؐ نے اللہ تعالی تعریف و تمجید اور وحدانیت کا ذکر فرمایا جب اس سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے لوگو میں نے نہ کسی کے دروازے کو بند کیا ہے اور نہ میں نے اسے کھولا ہے اور نہ میں تمہیں نکالتا ہوں اور نہ میں اسے سکونت دیتا ہوں پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی وَ النَّجْمِ إِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ مَا غَوٰى وَ مَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى-

## سورة القمر

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ (آیت ۵۴،۵۵)

ترجمہ: اہل تقویٰ یقینا جنتوں اور نہروں میں ہوں گے۔ سچی عزت کے مقام پر صاحب اقتدار بادشاہ کی بارگاہ میں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ اصحاب جنت کا ذکر ہوا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اہل جنت سے پہلا

شخص جو جنت میں داخل ہوگا وہ علی بن ابی طالبؑ ہے پس حضرت ابو دجانہ انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ نے تو ہمیں خبر دی کہ آپؐ سے پہلے جنت میں داخل ہونا سب انبیاء علیہم پر حرام ہے اور آپؐ کی اُمت سے پہلے کسی اُمت کا جنت میں داخل ہونا حرام ہے فرمایا اے ابو دجانہ ہاں میں نے بتایا تھا کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ کا ایک نورانی جھنڈا ہے جس کا عمود یاقوت کا ہے جس پر لکھا ہوا ہے لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ آل خیر البریۃ اور قیامت کے دن جس کے ہاتھ میں جھنڈا ہوگا اور اپنا ہاتھ علی بن ابیطالب پر رکھا وہ علی ہوگا حضرت جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بات سے حضرت علی کرم اللہ وجہ خوش ہوئے اور کہا تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں آپؐ کے ذریعہ سے اس اکرام وشرف سے نوازا پس آپؐ نے ان سے فرمایا اے علی تمہیں خوشخبری ہو اللہ نے جس بندے کے دل میں تیری مودت ڈالی ہے اللہ قیامت کے دن اُس کو ہمارے ساتھ مبعوث فرمائے گا پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ۔

## سورة الرحمٰن

### مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

### يَخْرُ جُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ (آیت ۱۹تا۲۲)

ترجمہ :اسی نے دو سمندروں کو جاری کیا کہ آپس میں مل جائیں۔تاہم ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے۔پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ان دونوں سمندروں سے موتی اور مونگا نکلتے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا قول روایت کیا ہے فرماتے ہیں دو دریا حضرت علی وحضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما ہیں اور موتی اور مرجان سے مراد امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس آیت کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ دو دریا حضرت علی وحضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما ہیں اور ان دونوں کے درمیان پردہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور لولو و مرجان سے مراد امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما ہیں۔

## سورۃ الواقعہ

**وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ** (آیت ۱۰،۱۱)

ترجمہ: اور سبقت لے جانے والے تو آگے بڑھنے والے ہی ہیں۔ یہی وہ مقرب لوگ ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سبقت کرنے والے تین افراد ہیں جس نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت کی وہ یوشع بن نون ہیں اور عیسی علیہ السلام کی طرف سبقت (پہل) کرنے والے آل یس ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سبقت کرنے والے علی بن ابیطالبؑ ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق کہ سبقت کرنے والے تو سبقت کرنے والے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا آپ نے فرمایا حضرت یوشع بن نون نے حضرت موسیٰ کی طرف سبقت کی اور مومن آل یس نے حضرت عیسی کی طرف سبقت کی اور حضرت علی بن ابیطالب نے رسول اللہ کی طرف سبقت کی۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد کا قول روایت کیا کہ انہوں نے اس آیت کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی طرف سبقت کی اور مومن آل یاسین نے حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام کی طرف سبقت کی اور حضرت علی بن ابیطالبؑ نے رسول اللہ کی طرف سبقت کی ان میں ہر ایک اپنی اُمت میں سابق ہے اور حضرت علی بن ابی طالبؑ اُن سب سے افضل ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول والسابقون السابقون کے متعلق حضرت ابن عباس کا قول روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا یہ آیت حضرت حزقیل مؤمن آل فرعون اور حبیب النجار جن کا یس (مومن آل یاسین) ذکر ہوا اور علی بن ابی طالبؑ کے حق میں نازل ہوئی ہر ہستی اپنی اپنی اُمت میں سابق ہے (پہل کرنے والا) ہے اور حضرت علی علیہ السلام ان سبقت کرنے والوں سے افضل ہیں۔

## سورۃ الحدید

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖۤ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ (آیت ١٩)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں وہی اپنے رب کے نزدیک کامل سچے اور گواہ ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا مجھ کو خبر دی میرے جد نے انہوں نے کہا ہم کو ابو بکر احمد بن محمد بن السری بن یحییٰ نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن عثمان بن سعید نے انہوں نے کہا ہم سے الحسن بن عبدالرحمن بن ابی لیلی نے انہوں نے کہا ہم سے میرے والد نے انہوں نے ابی لیلی سے انہوں نے عیسی بن عبدالرحمن بن ابی لیلی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابی لیلیٰ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صدیق تین ہیں (۱) حبیب النجار مومن آل یاسین (۲) حزقیل مومن آل فرعون (۳) علی بن ابی طالبؑ اور علیؑ سب سے افضل ہیں۔

## سورۃ المجادلہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً (آیت ١٢)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے پانچ احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم چار احادیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا فرماتے ہیں میرے سوا کسی نے اس آیت کے مطابق عمل نہیں کیا یہاں تک کہ یہ منسوخ ہو گئی آیت نجویٰ کا حکم ایک ساعت تک ہی باقی رہا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بیان کیا ہے آپ نے فرمایا بلاشبہ اللہ کی کتاب میں ایک آیت ہے مجھ سے پہلے کسی نے بھی اس آیت کے مطابق عمل نہیں کیا اور نہ ہی میرے بعد اس کے مطابق کوئی عمل کرے گا اور وہ آیت نجویٰ ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً میرے پاس ایک دینار تھا میں نے اسے دس درہم کے عوض بیچا اور جب بھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کی آپ کے سامنے ایک درہم پیش کیا پھر یہ آیت منسوخ ہو گئی اور کسی نے بھی اس کے مطابق عمل نہیں کیا پھر یہ آیت نازل ہوئی ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۔ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۔ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (آیت ١٣) کیا تم اپنی سرگوشی سے صدقہ دینے سے ڈر گئے

پھر جب تم نے نہ کیا اور اللہ نے تمہیں معاف بھی کر دیا تو بس نماز ادا کرو اور زکوۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبر دار ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا حضرت مجاہد کا قول ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس پر حضرت علیؑ سے پہلے کسی نے عمل نہیں کیا اور نہ کسی نے آپؑ کے بعد آپؑ کے پاس ایک دینار تھا آپؑ نے اس ایک دینار کو دس درہموں کے عوض بیچا پھر ہر درہم کے تصدق پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سر گوشی فرمائی جب درہم ختم ہوئے تو اس کے بعد آیت منسوخ ہو گئی۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت سالم بن ابی العبد سے روایت نقل کی انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جب آیت مناجات نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو ایک دینار کے بارے کیا رائے رکھتا ہے میں نے عرض کیا میں اسکی طاقت نہیں رکھتا پھر آپ نے فرمایا تو پھر کتنے کہتا ہے تو میں نے عرض کی ایک جو تو آپ نے فرمایا بے شک تو بہت زاہد ہے پھر یہ آیت نازل ہوئی ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ۔ حضرت علیؑ نے فرمایا میرے سبب اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے لئے تخفیف فرمادی پس میرے سوا اس پر کسی نے عمل نہیں کیا نہ پہلے نہ بعد میں۔

## سورة الصّف

### يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ (آیت ۱۴)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کے مدد گار بن جاؤ۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے تین طرق سے روایت کیا حسین بن زید بن علی بن الحسین سے انہوں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھ سے بیان کیا میرے والد نے اُن سے اُن کے والد نے اُن سے اُن کے جد امام حسینؑ نے فرمایا جب انصار نے مقام عقبہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی تو حضور نے فرمایا اے علی اُٹھو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ انہوں نے کس بات پر بیعت کی فرمایا اللہ کی اطاعت پر کہ وہ اس کی معصیت نہیں کریں گے اور اس بات پر کہ جس سے رسول اللہ اور ان کے اہل بیت نے منع کیا ہے وہ اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو اس سے روکیں گے اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جو ان کے درمیان ہوا اُس کو لکھ لیا۔

## سورة التحريم

## وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِيْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ (آیت ۴)

ترجمہ: اور اگر تم نبی کے خلاف ایک دوسرے کی پشت پناہی کروگی تو اللہ یقیناً اس (رسول) کا مولا ہے اور جبرائیل اور صالح مومنین۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول میں (صالح المومنین) سے حضرت علی بن ابیطالب مراد ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا آپ نے فرمایا صالح مومنین سے مراد علی بن ابی طالب ہیں۔

## يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ (آیت ۸)

ترجمہ: اس دن اللہ نہ اپنے نبی کو رسوا کرے گا اور نہ ہی ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے دو احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف ایک حدیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرماتے ہیں قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراھیم علیہ السلام کو ان کی خلت کی بنا پر جنتی لباس پہنایا جائے گا ان کے بعد اللہ تعالی کے نزدیک برگزیدگی کی وجہ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فاخرہ لباس پہنایا جائے گا پھر حضرت علی کرم اللہ وجہ ان دونوں کے درمیان تیزی سے جنت کی طرف بڑھیں گے۔

# سورة الحاقہ

## لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّ تَعِيَهَاۤ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ (آیت ۱۲)

ترجمہ: تاکہ ہم اسے تمہارے لیے یادگار بنادیں اور سمجھدار کان ہی اسے محفوظ کرلیتا ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے چھ احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف دو حدیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے نزدیک رکھوں اور تجھے دور نہ کروں اور تجھے علم سکھاؤں اور جو تو سُنے اُسے محفوظ کرے اور تیرے لئے اسے یادرکھنا لازم ہے پھر یہ آیت نازل ہوئی وَّ تَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ -

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت مکحول سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وَّ تَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ تو علیؑ سے ملاقات کی اور فرمایا میں نے اللہ سے سوال کیا کہ تیرے کان ایسے بنادے اور حضرت علیؑ فرمایا کرتے تھے میں نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی کلام نہیں سُنا مگر جسے میں نے یاد اور محفوظ نہ کیا ہو پس میں نے کسی بات کو نہیں بھلایا۔

## سورة المعارج

### سَاَلَ سَآىِٕلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ (آیت ۱)

ترجمہ: ایک سوال کرنے والے نے عذاب کا سوال کیا جو واقع ہونے ہی والا ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ حضرت سفیان بن عینیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے کسی نے اس آیت کے متعلق پوچھا کہ یہ کس کے متعلق نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ تو نے مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھا ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نے نہیں پوچھا امام جعفر صادقؑ اپنے آباء کرام سے روایت فرماتے ہیں کہ جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم پر لوگوں کو جمع کر کے من کنت مولا فعلی مولاہ ارشاد فرمایا اور یہ حدیث ہر کہیں پہنچ گئی تو حارث بن نعمان فہری یہ سُن کر حضورؐ کی خدمت میں دوڑتا ہوا آیا اور اپنی اونٹی کو بٹھا کر عرض کرنے لگا اے محمد ﷺ آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپؐ اللہ کے رسول ہیں ہم نے قبول کیا آپ نے ہمیں پانچ نمازوں کا حکم دیا ہم نے آپؐ کی طرف سے قبول کیا آپؐ نے ہمیں زکواۃ کا حکم دیا ہم نے آپؐ سے قبول کیا آپؐ نے ہمیں ماہ رمضان کے روزوں کا حکم دیا ہم نے قبول کیا آپؐ نے ہمیں حج کا حکم دیا ہم نے قبول کیا اس پر بھی آپؐ راضی نہ ہوئے اور اپنے چچازاد کے بازو کو پکڑ کر اٹھایا اور ان کو ہم پر فضیلت دی اور من کنت مولاہ فعلی مولاہ کا ارشاد فرمایا آیا یہ

حکم آپؐ کی طرف سے ہے یا خدا نے حکم دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی خدا نہیں یہ خدا کا حکم ہے حارث بن نعمان یہ کہتا ہوا اپنی اونٹنی کی طرف لوٹ آیا اے خدا اگر جو کچھ محمدؐ فرماتے ہیں سچ ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر نازل فرما یا ہمیں دردناک عذاب پہنچا جب وہ اونٹنی کے پاس پہنچا اللہ تعالی نے اس پر ایک آسمانی پتھر پھینکا جو اُس کے سر پر لگا اور دُبر کی راہ سے نکل گیا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ لِلْكَفِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کا سوال کیا جو واقع ہونے والا ہے کافروں کے لئے اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں۔

## سورة الدهر

وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا (آیت ۸)

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا (آیت ۹)

اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا (آیت ۱۰)

وَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ لَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا (آیت ۱۱)

وَ جَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ حَرِيْرًا (آیت ۱۲)

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ-لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِيْرًا (آیت ۱۳)

وَ دَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا (آیت ۱۴)

ترجمہ: اور اپنی خواہش کے باوجود مسکین، یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (وہ ان سے کہتے ہیں) ہم تمہیں صرف اللہ (کی رضا) کے لیے کھلا رہے ہیں، ہم تم سے نہ تو کوئی معاوضہ چاہتے ہیں اور نہ ہی شکر گزاری۔ ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کا خوف ہے جو شدید بد منظر ہو گا۔ پس اللہ انہیں اس دن کے شر سے محفوظ رکھے گا اور انہیں شادابی اور مسرت عنایت فرمائے گا۔ اور ان کے صبر کے عوض انہیں جنت اور ریشمی لباس عنایت فرمائے گا۔ وہ اس (جنت) میں مسندوں

پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے جس میں نہ دھوپ کی گرمی دیکھنے کا اتفاق ہو گا اور نہ سردی کی شدت۔ اور درخت ان پر سایہ فگن ہوں گے اور پھلوں (کے گچھے) ان کی دسترس میں ہوں گے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرماتے ہیں یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت فاطمہؓ بنت رسول ؐاللہ کی شان میں اتری۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن سالم نے انہوں نے کہا مجھ سے ابراھیم بن ابی طالب نیشاپوری نے انہوں نے کہا ہم سے محمد بن نعمان بن شبل نے انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی ذوق ہمدانی نے انہوں نے روایت کی اپنے والد سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَاسِيرًا انہوں نے کہا یہ آیت حضرت علی بن ابیطالبؓ اور حضرت فاطمہؓ بنت رسول ؐاللہ کے متعلق نازل ہوئی جب انہوں نے حسنینؓ کریمین کے بیمار ہونے پر منت کے روزے رکھے جب افطار کا وقت قریب آیا تو حضرت فاطمہؓ نے کہا میں نے ایک روٹی بنائی تھی اور صراحی میں جو گھی تھا اس پر لگایا اور افطار کا انتظار کرنے لگے (تو دروازے پر مسکین آیا اور کھانے کا سوال کیا) تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اپنے آپ پر اس محتاج مسکین کو ترجیح دو حضرت فاطمہؓ اس گھی والی روٹی کو لے کر اُٹھیں اور مسکین کو دے دی اس نے اسے لیا اور وہاں سے چل دیا اور رستے میں کھانے لگا تب ایک عورت پکارتی ہوئی آئی اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا بچہ تھا جب اُس عورت نے جس کے ساتھ بچہ تھا اس مسکین کو کھاتے دیکھا تو وہ اُس کے پاس آئی اور کہا اے اللہ کے بندے یہ بچہ یتیم ہے نہ اسکی ماں ہے نہ باپ ہے اس کو کھلاؤ جو میں نے تمہیں کھاتے دیکھا ہے اس مسکین نے کہا اللہ کی قسم میں تمہیں وہ کھانا نہیں کھلاؤں گا جو مجھے اللہ نے کھلایا ہے لیکن میں تمہیں اس شخص کا گھر بتاتا ہوں جس نے مجھے یہ کھانا دیا ہے عورت نے کہا بتاؤ اس نے دور سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ گھر ہے اس گھر میں ایک مرد اور ایک اطمینان والی خاتون ہے اُس عورت نے کہا نیکی کی راہ دکھانے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے مسکین نے کہا میں امید کرتا ہوں کہ وہ تیرے یتیم کو بھی کھلائیں گے جس طرح انہوں نے مجھے کھلایا ہے وہ عورت یتیم کو لیکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دروازے پر آئی دستک دی اور آواز دی اے گھر والو اس یتیم فقیر کو کھلاؤ جس کا نہ باپ ہے نہ ماں ہے اس فضل سے جو اللہ نے تم پر کیا ہے مولائے کائنات نے حضرت سیدہ سے پوچھا کیا کچھ دینے کو ہے سیدہ نے فرمایا کچھ بچا ہوا آٹا ہے میں نے اس کا حریرہ(ا) بنایا ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے اور باقی رہنے

---

(ا) حریرہ ایک کھانا ہے جس میں گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کئے جاتے ہیں اس میں زیادہ پانی ڈالا جاتا ہے جب پک جاتا ہے تو اس پر آٹے کو بکھیرا جاتا ہے۔ (از مترجم)

والا ہے سیدہ اُٹھیں اور حریرہ والا برتن اس عورت کی گود میں رکھ دیا تو وہ عورت لیکر وہاں سے چلی گئی ابھی زیادہ دور نہیں گئی تھی کہ ایک قیدی آیا جو مشرکین قیدیوں میں سے تھا وہ پکارتا ہوا آیا کہ قیدی مسافر بھوکا ہے جب اُس قیدی نے

عورت کو بچے کو کھلاتے ہوئے دیکھا تو اس کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کی بندی مجھے بھی کھلاؤ جو میں نے تجھے بچے کو کھلاتے ہوئے دیکھا ہے عورت نے کہا اللہ کی قسم میں تمہیں یہ کھانا نہیں کھلا سکتی جو اللہ نے اس یتیم کو دیا ہے لیکن میں تمہیں اس گھر کا بتا سکتی ہوں جس نے مجھے کھلایا ہے جسطرح تم سے پہلے ایک مسکین مجھے بتایا تھا۔اس نے بتایا تو وہ قیدی حضرت علیؑ وسیدہ فاطمہؑ کے دروازے پر آیا اور بلند آواز سے صدا دی اے گھر والو قیدی مسافر فقیر کو کھانا کھلاؤ اس فضل سے جو اللہ نے تمہیں دیا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جناب سیدہ سے پوچھا کیا گھر میں کچھ ہے تو انہوں نے جواب دیا آٹا تو نہیں ہے مگر کھجوریں ہیں جن کی گھٹلیاں نکال کر ان پر گھر کی مشک کو نچوڑ کر کچھ قطرے اوپر ڈالے ہیں اور کچھ بچا ہوا پنیر ملا کر حیس بنایا ہے اس کے علاوہ افطار کے لئے کچھ نہیں ہے حضرت علیؑ نے فرمایا اس قیدی سوالی کو اپنے اوپر ترجیح دو حضرت سیدہ فاطمہؑ اس حیس کو لیکر اُٹھیں اور اُسے فقیر قیدی کو دے دیا اور بغیر افطار، رات کھانے اور سحری کے رات گزاری پھر دونوں ہستیوں نے صبح کا روزہ رکھا پھر اللہ تعالٰی نے انہیں رات کو کھانا عطا فرمایا دونوں ہستیوں نے بھوک پر صبر کیا اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی یطعمون یعنی کھانے کی شدید خواہش کے باوجود کھلایا مسکینا مسکین کو گھی والی روٹی یتیما یتیم کو حریرہ اسیرا اسیر کو حیس دیا انما نطعمکم یہ دو ہستیوں کے دل کی بات کی خبر دیتی ہے لوجہ اللہ اس میں اس چیز کا ارادہ کرنا ہے جو ان کو اللہ کی طرف سے ثواب ہے۔ لا نرید منکم یعنی دنیا میں جزاء یعنی ثواب ولا شکورا یعنی اس عمل پر ہم اپنی تعریف نہیں چاہتے انا نخاف اس میں ان کے باطن کی حالت کا بیان ہے من ربنا یوم عبوسا قمطیرا خوف کے وقت دونوں آنکھوں کے درمیان والا حصہ اکٹھا کرنا قمطیر کا معنی شدید ہے

فوقھم اللہ شر ذلك اس شر سے مراد خوف ہے الیوم ولقھم نضرۃ میں معنی جنت کے پھل ہیں وسرورا کا معنی اللہ ان دونوں کو آنکھوں کی ٹھنڈک جنت کے ذریعے عطا کرے گا وجزاھم کا معنی ان کو دے بما صبروا انہوں نے صبر کیا بھوک پر حتیٰ کہ اپنے افطار کے لئے تیار کھانے میں حیس اور حریرہ پر خود پر یتیم مسکین اور اسیر

کو ترجیح دی الارائک کا معنی تخت جو موتیوں یاقوت زبرجد سے جڑے ہوئے قالین میں ہونگے اور ان پر آرائش کے لئے پردے بھی لگے ہونگے لایرون فیھا شمسانہ سورج کی گرمی وہاں لگے گی ولا زمھریرا یعنی ٹھنڈک ان کو تکلیف نہیں دے گی ودانیۃ یعنی قریب قطوفھا یعنی ان کے پھل قریب کر دیے جائیں گے تذلیلا یعنی وہ کھائیں گے کھڑے ہو کر بیٹھ کر ٹیک لگا کر پشت کے بل لیٹ کر کھڑا ہو کھانے والا ٹیک لگا کر۔

## سورة الشمس

### اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا (آیت ١٢)

ترجمہ: جب ان کا سب سے زیادہ شقی اٹھا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ حضرت سعید ابن مسیّب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس آیت اِذِ انۢبَعَثَ اَشۡقٰىهَا کو پڑھا تو فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ضرور خضاب ہو گا اس کا اور اشارہ کیا اپنے سر اور داڑھی کی طرف۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علیؑ گذر جانے والوں میں سب سے بڑا بدبخت کون ہے میں نے عرض کیا جس نے ناقہ صالح کی ٹانگیں کاٹی تھیں فرمایا اور آنے والوں میں سب سے بڑا بدبخت کون ہو گا میں نے عرض کیا میں نہیں جانتا فرمایا وہ ہو گا جو اس جگہ پر (حضرت علی کے سر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) ضرب لگائے گا جسطرح قوم ثمود کے بدبخت نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹی تھیں۔

## سورة البينة

### اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓىِٕكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ (آیت ٧)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے یقینا یہی لوگ مخلوقات میں بہترین ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے آپ نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِکَ ھُمۡ خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا اے علیؑ تو اور تیرا گروہ قیامت کے دن خوش اور خوشنود ہونگے (یعنی تم خدا سے راضی ہو گے اور خدا تم سے راضی ہو گا)۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا یہ تم اور تمہارے پیروکار قیامت کے دن خوش ہونگے اور خوشنود ہونگے اور تمہارے دشمن زنجیروں وطوق میں جکڑے سر اٹھائے ہوئے آئیں گے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے دشمن کون ہیں فرمایا جو تجھ سے بیزار اور تجھ پر العنت کریں گے۔ اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور جو یہ کہے کہ اللہ علی پر رحم فرمائے تو اللہ اس پر رحم فرمائے گا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ تو مخلوق میں سب سے بہتر آگیا، تو اور تیرے پیروکار خدا سے راضی اور خدا تم سے راضی ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہم سے بیان کیا احمد بن محمد السری نے اُن سے منذر بن محمد بن منذر نے اُن سے اُن کے والد اُن سے اُن کے چچا حسین بن سعید نے اُن سے اُن کے والد نے انہوں نے روایت کی اسماعیل بن زیاد البزار سے انہوں نے ابراھیم بن مہاجر سے انہوں نے یزید بن شراحیل انصاری کاتب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کو فرماتے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے بیان کیا جبکہ وہ میرے سینے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ اے علی کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سُنا اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِکَ ھُمۡ خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ یہ تم اور تمہارے پیروکار ہیں اور میری اور تمہاری وعدہ گاہ حوض کوثر ہے۔ جب امتیں حساب کے لیے آئیں گی تو تجھے سفید پیشانی والا کہہ کر پکارا جائے گا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا یہ تم اور تمہارے پیروکار قیامت کے دن خوش ہونگے اور خوشنود ہونگے اور تمہارے دشمن زنجیروں وطوق میں جکڑے سر اٹھائے ہوئے آئیں گے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ

نے عرض کیایارسولؐ اللہ میرے دشمن کون ہیں فرمایاجو تجھ سے بیزار اور تجھ پر لعنت کریں گے۔اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاجو یہ کہے کہ اللہ علی پر رحم فرمائے تواللہ اس پر رحم فرمائے گا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایامخلوق میں سب سے بہتر آگیا، تواور تیرے پیروکار خدا سے راضی اور خدا تم سے راضی ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیاہم سے بیان کیااحمد بن محمد السری نے اُن سے منذر بن محمد بن منذر نے اُن سے اُن کے والداُن سے اُن کے چچاحسین بن سعید نے اُن سے اُن کے والد نے انہوں نے روایت کی اسماعیل بن زیادالبزار سے انہوں نے ابراھیم بن مہاجر سے انہوں نے یزید بن شراحیل انصاری کاتب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کو فرماتے سناکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے بیان کیاجبکہ وہ میرے سینے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ اے علی کیاتم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سُنا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِۙ اُولٰٓىِٕكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ یہ تم اور تمہارے پیروکار ہیں میری اور تمہاری وعدہ گاہ حوض کوثر ہے جب اُمتیں حساب کے لئے آئیں گی تو تجھے سفید پیشانی والا کہہ کر پکارا جائے گا۔

## سورة العصر

**وَ الْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ** (آیت ۱،۲)

ترجمہ: قسم ہے زمانے کی۔انسان یقیناخسارے میں ہے۔سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور جو ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے ہیں اور صبر کی تلقین کرتے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیاہے فرماتے ہیں کہ وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ سے مراد ابو جہل اور ہشام ہے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ میں حضرت علی اور سلمان رضی اللہ عنھما ہیں ۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا فرماتے ہیں وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی شان میں نازل ہوئی